بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۲۵۴

الفضل

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ (خطبہ نمبر۷)

تار کا پتہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱؎

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲؍۸ ؍

۲۹ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۷/۴۲ ؛ ۱۴ تبلیغ ۱۳۳۲ ہش ؛ ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء ؛ نمبر ۳۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ

"دنیا میں ایک رسول آیا کہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا ہے اور کون بہرا؟ وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو کہ جس نے نئے سرے سے زمین پہ توحید قائم کیا۔ وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے بااخلاق انسان یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پہ قائم کیا۔ اور پھر بااخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا۔ وہی رسول ہاں وہی آفتاب صداقت جس کے قدموں پہ ہزاروں مردے شرک اور دہریت اور فسق و فجور کے جی اٹھے اور عملی طور پہ قیامت کا نمونہ دکھلایا۔" (نور القرآن حصہ اوّل)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۱ فروری (بذریعہ ڈاک) کھانسی اور حرارت کی تکلیف ہے۔

۱۳ فروری (بذریعہ ٹیلیفون) پاؤں میں درد ہے۔ اور کھانسی بھی ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۳ فروری۔ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی طبیعت آگے سے بہتر ہے۔ ٹیوب کے ذریعہ غذا دی جا رہی ہے پیٹ میں درد کی وجہ سے کبھی طبیعت خراب ہو جاتی ہے بخار بھی ہے

ایران میں ہولناک زلزلہ آنے کے باعث ڈیڑھ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے

ایک پورا گاؤں زمین میں دھنس گیا۔ اس کی ساری آبادی میں سے صرف پچاس آدمی زندہ بچے

طہران ۱۳ فروری۔ کل ایران کے وسطی علاقہ کے ایک گاؤں شاہ رود میں ہولناک زلزلہ آنے کے باعث اس گاؤں کے ڈیڑھ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔ یہ گاؤں طہران اور مشہد کے درمیان طہران سے پانچ سو میل کے فاصلہ پہ واقع ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ زلزلے کے باعث زمین شق ہو گئی اور پورا گاؤں زمین میں دھنس گیا۔ گاؤں کی تمام آبادی میں سے صرف پچاس آدمی موت کے چنگل میں جانے سے بچ سکے ۔۔۔ کل دوپہر کو طہران میں بھی ایک زلزلہ آیا۔ لیکن اس سے کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔

شاہ ایران نے ایک فرمان جاری کیا ہے۔ جس میں فوج اور ایرانی ریڈ کراس کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً امدادی کام شروع کر دیں۔ وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق اور ایران کے مذہبی پیشوا آیت اللہ کاشانی نے عوام سے اپیلیں کی ہیں کہ زلزلہ سے تباہ ہونے والوں کی امداد کے لئے فیاضی سے چندے دیں۔ آخری خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ٹرک۔ دوائیں یکمل بستر اور دوسری ضروریات کی چیزیں حادثہ کے مقام پہ روانہ کر دی گئی ہیں۔ مزید لاریاں بھی بھیجی جا رہی ہیں۔ طہران ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس ناگہانی حادثہ کی وجہ سے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے اپنی تمام مصروفیات ملتوی کر دی ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے جنرل نجیب کو پاکستان آنے کی دعوت

کراچی ۱۳ فروری ۔ وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے۔ آپ نے جنرل نجیب کو پیغام بھیجا ہے کہ اگر آپ پاکستان آئیں تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔ اس امر کا انکشاف آج خواجہ ناظم الدین نے کابل جانے سے پہلے کیا۔

خواجہ ناظم الدین آج کابل جانے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ وہ کل پاکستان ملٹری اکیڈمی میں گورنر جنرل کو پریذیڈنٹ کلر دینگے آپ نے ہوائی اڈہ پہ اخباری نمائندوں کو بتایا کہ گورنر جنرل سوڈان کو مشورہ دینے کے لئے جو کمیٹی بنائی جائے گی اس میں ایک پاکستانی ممبر کا نام بھی مانگا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان عنقریب اس ممبر کو نامزد کر دے گی آپ نے یہ بھی بتلایا کہ پاکستانی ممبر اس مجلس مشاورت کا صدر بھی ہو گا۔

وزیر اعظم کے ہمراہ مصری خیر سگالی وفد کے لیڈر میجر جنرل محمد ابراہیم بھی تھے۔ کراچی سے روانہ ہو کر وزیر اعظم تیسرے پہر چک لالہ کے ہوائی اڈے پہ پہنچے۔ ہوائی اڈے پہ خود وزیر اعظم نے میجر جنرل محمد ابراہیم سے کمانڈر انچیف۔ چیف آف سٹاف اور دوسرے بڑے بڑے فوجی اور غیر فوجی افسران کا تعارف کرایا۔ ہوائی اڈہ سے خواجہ صاحب وفد کے لیڈر کے ساتھ آرمی سروسز کوارٹر گئے اور جمعہ پڑھنے کے بعد کابل جانے کے لئے ایبٹ آباد روانہ ہو گئے۔

وفد کے دوسرے ممبر ایک اور ہوائی جہاز میں خواجہ صاحب کے پہنچنے سے آدھ گھنٹہ پہلے راولپنڈی پہنچ گئے۔ راولپنڈی سے وہ ٹیکسلا روانہ ہو گئے۔

پاکستان میں فرقہ وارانہ پراپیگنڈا بند کیا جائے

آل پاکستان شیعہ کنونشن کے وفد کی وزیر اعظم سے ملاقات

"کراچی ۱۲ فروری ۔ آل پاکستان شیعہ کنونشن کی طرف سے ایک وفد نے آج وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ وفد نے جس کی قیادت مولانا ابن حسن کر رہے تھے۔ وزیر اعظم کو شیعہ فرقہ کی غیر متزلزل وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے ان کی حکومت میں دستور اساسی کے ضمن میں بعض امور پیش کئے جو شیعہ فرقے کے حقوق و معتقدات اور شخصی قوانین کے تحفظ سے تعلق رکھتے تھے۔ وفد نے اس امر پہ بھی زور دیا کہ پاکستان میں اس قسم کا پراپیگنڈا قطعاً نہیں ہونا چاہیئے جس سے مختلف فرقوں کے درمیان منافرت پھیلنے کا امکان ہو۔ اسی طرح انتخابات وغیرہ میں بھی فرقہ وارانہ پراپیگنڈا کی ہرگز کسی کو اجازت نہ ہونی چاہیئے۔"

(بحوالہ روزنامہ سول ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء)

تعلیم الاسلام کالج میں

کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثہ

لاہور ۱۳ فروری۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کل پاکستان بین الکلیاتی تقریری مقابلہ اردو میں منعقد ہوا۔

ٹرافی گورنمنٹ کالج لاہور نے حاصل کی

مسٹر عثمان بشیر تعلیم الاسلام کالج لاہور اوّل رہے

پہلا انعام: مسٹر الیٹی احمد گورنمنٹ کالج لاہور نے

دوسرا انعام: مسٹر صبغت اللہ ؍ ؍ ؍ نے

اور تیسرا انعام ۔ مسٹر خالد بشیر ایف سی کالج لاہور نے حاصل کیا۔

مغربی پنجاب کو بجلی کی سپلائی جاری رہیگی

دونوں پنجابوں کی الیکٹرک کانفرنس کا فیصلہ

لاہور ۱۳ فروری۔ لاہور میں پنجاب اور مشرقی پنجاب کے چیف الیکٹرک انجینئروں کی کانفرنس ختم ہو گئی کانفرنس میں اس امر پہ سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ مشرقی پنجاب سے پنجاب کو بجلی کی سپلائی جاری رہے گی۔ مشرقی پنجاب سے جو افسر اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے آج واپس چلے گئے۔ دونوں حکومتوں کی منظوری کے بعد اس سمجھوتہ کی تفصیلات کا اعلان کر دیا جائے گا۔

خان قربان علی خاں نے حلف اٹھا لیا

کوئٹہ ۱۳ فروری ۔ آج تیسرے پہر کوئٹہ میں خان قربان علی خاں نے بلوچستان کے چیف کمشنر اور گورنر جنرل کے ایجنٹ کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ حلف اٹھانے کی رسم صوبہ کے جوڈیشنل کمشنر نے ادا کرائی

دستور ساز اسمبلی میں مسٹر کھوڑو کی نشست کو خالی قرار دیدیا گیا

کراچی ۱۳ فروری۔ دستور ساز اسمبلی کے صدر نے اسمبلی میں مسٹر محمد ایوب کھوڑو کی نشست خالی ہونے کا اعلان کر دیا کیونکہ پروڈا کے تحت مسٹر کھوڑو دستور ساز اسمبلی کی رکنیت کے بھی نااہل قرار پا گئے ہیں۔

مصری برطانوی سمجھوتہ کا سوڈانی پارٹیوں کی طرف سے خیر مقدم

خرطوم ۱۳ فروری۔ کل قاہرہ میں سوڈان کے مسئلہ پہ برطانیہ اور مصر کے مابین جو سمجھوتہ ہوا ہے سوڈان کی تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے اس کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے لیڈروں نے پارٹی ممبروں سے اپیل کی ہے کہ وہ عبوری دور میں برطانوی مصری حکام سے تعاون کریں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ نمبر ۷

سچائی کو اختیار کرو

اس کے نتیجہ میں تمہیں دوسری بہت سی نیکیوں کی بھی توفیق مل جائیگی

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ فروری سنہ ۵۳ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
پاؤں کے درد کو تو آرام آگیا تھا۔ لیکن کل ظہر کے بعد سے

نزلہ اور کھانسی کی تکلیف

شروع ہو گئی ہے اور گلا بند ہے۔ جس کی وجہ سے میں بول نہیں سکتا تاہم میں جمعہ کے لئے آگیا ہوں مگر ظاہر ہے کہ میں کوئی لمبی بات نہیں کر سکتا۔ اور خطبہ کے لئے لمبی بات کرنا ضروری بھی نہیں ہوتا اس لئے مختصراً میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی حالت کو بدلے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ سچائی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ دوسری بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے جب انسان سچائی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جن اخلاق کو وہ خدا تعالیٰ سے نہ ڈر کر خراب کر رہا تھا انہیں بندوں کے ڈر کی وجہ سے اچھا بنانے لگ جاتا ہے مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ دنیا میں

سچائی کی قیمت

سب سے کم ہے۔ جب بھی کوئی شخص بات کرتا ہے تو وہ اصل بات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے میں اپنے گردوپیش کے افسروں کو دیکھتا ہوں۔ کہ جب ان سے سوال کیا جائے۔ تو وہ "ہاں" یا "نہ" میں جواب نہیں دیتے۔ مثلاً اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیا آپ فلاں جگہ گئے تھے۔ تو وہ یہ جواب نہیں دیں گے۔ کہ ہم وہاں گئے تھے یا نہیں گئے تھے۔ وہ "ہاں" اس لئے نہیں کہتے کہ سستی کی وجہ سے انہوں نے کام نہیں کیا۔ اور جہاں انہیں جانے کے لئے کہا گیا تھا۔ وہاں نہیں گئے۔ اور "نہیں گئے" اس لئے نہیں کہتے کہ ان کا جرم پکڑا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں۔ کہ حضور

اصل بات یہ ہے

کہ فلاں نے فلاں بات کی تھی۔ اور اس کا مطلب اصل میں یوں تھا۔ میں نے اس سے یہ سمجھا۔ اور اس طرح لمبی بات کرنی شروع کر دیں گے۔ وہ سیدھا یہ نہیں کہیں گے۔ کہ میں فلاں جگہ نہیں گیا۔ بلکہ بات کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ اگر جواب "ہاں" ہوتا ہے۔ تو وہ ہاں میں جواب نہیں دیتے۔ اور اگر جواب "نہیں" ہوتا ہے۔ تو وہ "نہیں" میں جواب نہیں دیتے۔ یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا۔ کہ وہ اپنی سستی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اپنی سستی پر پردہ ڈال کر بات تو ہو جاتی ہے۔ لیکن اصلاح نہیں ہو سکتی حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے۔ خاندان کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔

پس میں آپ لوگوں کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ آپ سچائی کو اختیار کریں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ آخر دنیا میں ہزاروں ہزار راستباز گذرے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جو نہیں ہو سکتی تم فیصلہ کر لو کہ ہم نے سچ بولنا ہے۔ چاہے اس کے بدلہ میں ہم ذلیل ہوں۔ شرمندہ ہوں یا ہمیں کوئی اور نقصان اٹھانا پڑے۔ پھر دیکھو۔ تمہارے اخلاق کی کتنی جلدی درستی ہو جاتی ہے۔ پس میں ان مختصر الفاظ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سچائی کو اختیار کریں۔ بات مختصر ہے۔ لیکن ہے بہت بڑی۔ کہنے کو تو یہ ایک منٹ میں کہی جا سکتی ہے۔ لیکن نتیجہ اس کا صدیوں کی بھلائی اور قومی ترقی ہے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت سنہ ۱۹۵۳ء

مورخہ ۳، ۴، ۵ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہو گی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی چونتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۳ تا ۵ شہادت ۱۳۳۲ھش مطابق ۳ تا ۵ اپریل ۱۹۵۳ء جمعہ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہو گا۔

جملہ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تقریب یوم مصلح موعود پر

"سبز اشتہار" کی بکثرت اشاعت کریں

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس بابرکت موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "سبز اشتہار" کثرت سے شائع کریں۔ اس میں مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ آج یہ عظیم الشان پیشگوئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے وجود باجود کے ذریعہ جس رنگ میں پوری ہو رہی ہے۔ اس سے اس پیشگوئی کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور سعید طبع لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی یہ ایک روشن اور واضح علامت ہے۔

"سبز اشتہار" نہایت دیدہ زیب صورت میں طبع کرایا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر ہے۔ یکصد یا اس سے زیادہ خرید کرنے والوں سے ۲۰/- روپے فی سینکڑہ قیمت لی جائے گی۔ سلسلہ احمدیہ کی دیگر کتب بھی یہاں سے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:- بکڈپو تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۵۲ء

سوڈان کے متعلق مصر اور برطانیہ کا سمجھوتہ

سوڈان کے متعلق مصر اور برطانیہ کا جھگڑا ایک مدت سے چلا آتا ہے۔ اگرچہ کاغذی طور پر سوڈان پر مصر اور برطانیہ کا مشترکہ قبضہ رہا ہے۔ مگر بقول "زبردست کا ٹھینگا سر پر" برطانیہ شریک غالب ہونے کی وجہ سے اکیلا ہی سوڈان کے سیاہ وسفید کا مالک بنا چلا آتا ہے۔ اور یہ قدرتی امر تھا۔ کہ جبکہ برطانیہ خود مصر پر چھایا ہوا ہے اور اس کی فوجیں مصر میں موجود ہیں۔ بلکہ نہر سویز جو خالص مصری علاقہ ہے۔ اس پر بھی برطانیہ ہی قابض ہے۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ سوڈان کے برائے نام مشترکہ قبضہ میں مصر کا کوئی حقیقی دخل عمل باقی رہتا برطانیہ نے سوڈان کو ذرا حکمت عملی سے اسی طرح کی اپنی نو آبادی بنا رکھا تھا۔ جس طرح باقی اس کی نو آبادیات ہیں۔ بلکہ سوڈان کا معاملہ تو بعض نو آبادیات سے بھی بدتر ہے۔

جب امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ مصر کی آنکھیں کھلیں۔ اور اس نے اپنے غصب شدہ حقوق کا مطالبہ شروع کیا۔ تو لازماً سوڈان کا معاملہ بھی اس مطالبہ میں شامل ہونا تھا۔ چنانچہ مصریوں کی گزشتہ کشمکش اسی محور کے گرد گھومتی چلی آئی ہے۔

برطانیہ کا چنگل کوئی ایسا کمزور نہیں کہ محض حق وانصاف پر مبنی مطالبات اس سے نکال دیں۔ برطانیہ طرح طرح کی حکمت عملیوں سے اب تک مصر کے اپنے خود مختارانہ حقوق کے راستہ میں روکاوٹیں پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ بڑے بڑے ہنگامے اور معرکے گرم ہوتے رہے ہیں۔ مصر میں کئی سیاسی پارٹیاں اٹھیں اور بیٹھ گئیں۔ گرما گرم کانفرنسیں ہوئیں سینکڑوں بار گفت وشنید ہوئی۔ کئی بار معاہدوں کی تجدید ہوئی۔ ایک ایک انچ کے لئے جھگڑے برپا ہوئے۔ لیکن زمین جنبد نہ جنبد گل محمد برطانیہ منہ سے پنجوں کو لٹھا سر ہاتھے پر جمتا رہا۔ مگر برنالہ وہیں کا وہیں قائم رکھا۔ مختلف گلاسوں میں پانی کی صورتیں بدلتی رہیں۔ مگر پانی کا پانی اور دودھ کا دودھ کبھی نہ ہوسکا۔ آج بھی مصر اور برطانیہ کے درمیان وہی جھگڑے ہیں۔ جو آج سے دس سال پہلے تھے۔ پچاس سال پہلے تھا۔

برطانیہ ایسے شکار کو آسانی سے کس طرح ہاتھ سے نکل جانے دے سکتا ہے۔ نہر سویز اور سوڈان دونوں ہی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے رسوخ اور برتری کی پشت کی ہڈی کے نہایت ضروری مہرے ہیں۔

جب تک اس کو یقین نہ ہو جائے۔ کہ یہ مہرے علیحدہ ہوکر بھی اس کی پشت کی ہڈی کی قوت بنے رہیں گے وہ کہاں برداشت کرسکتا ہے۔ کہ ان سے دستبرداری دے دے۔

نہر سویز کے علاقے سے وہ اسی وقت فوجیں نکالے گا۔ جب اس کو پورا پورا اعتماد ہو جائے گا کہ مصری فوجیں بھی اسی کے لشکر کا حصہ ہوں گی سوڈان کو وہ اسی وقت اپنے چنگل سے رہا کرے گا۔ جب وہ سمجھے گا کہ مصر اور سوڈان اسی کے مفاد سے وابستہ ہیں۔

آئندہ کیا ہونے والا ہے اس کا حال تو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر برطانیہ نے ایسی کچی گولیاں نہیں کھائی ہوئیں۔ کہ وہ ہاتھ میں آئی ہوئی چڑیاں تو چھوڑ دے۔ اور اڑتی ہوئی کے پیچھے بھاگے چنانچہ اس نے خود سوڈان کو مصر کے برخلاف تیار کیا۔ اور خود مختاری کا نہایت دلاویز سبز خواب ان کو دکھایا۔ مصریوں کے لئے اب سوڈان کے تعلق میں دو سوال پیدا ہوگئے۔ برطانیہ کا جوا اور خود سوڈانیوں کا جذبۂ خود مختاری۔ اس طرح یہ سوال اور بھی پیچ در پیچ ہوگیا ہے۔ جس کا تمام نقصان مصر کو اور تمام فائدہ برطانیہ کو ہی پہنچ سکتا ہے۔

اس جھگڑے کے متعلق اب تازہ ترین خبر یہ ہے۔ کہ سوڈان کے متعلق مصر اور برطانیہ کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب اور برطانوی سفیر متعینہ قاہرہ رالف سٹیونسن نے سمجھوتہ پر دستخط کردیئے ہیں۔

اس سمجھوتہ کے رو سے سوڈانیوں کو تین سال کے اندر اندر اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ انہیں تین راستوں (۱) مکمل آزادی (۲) مصر سے الحاق یا (۳) برطانوی دولت مشترکہ کی رکنیت میں سے ایک راستہ کے انتخاب کرنے کا حق ہوگا۔ برطانیہ نے مصر کی یہ دو شرطیں منظور کرلی ہیں۔ کہ عبوری دور میں سوڈان کے برطانوی گورنر جنرل کو خاص اختیارات نہیں ہوں گے۔ اور سوڈان کو حق خود ارادیت عطا کرنے سے قبل برطانیہ اور مصر کی فوجیں سوڈان خالی کردیں گی۔ برطانیہ اس پر مصر تھا۔ کہ اس تین سال کے عبوری دور میں سوڈان کے گورنر جنرل کو جنوبی سوڈان کے پندرہ لاکھ پسماندہ قبائلی باشندوں کی حفاظت کے خاص اختیارات دیئے جائیں۔ اس سمجھوتے کے رو سے برطانیہ نے اس شرط کو بھی مصر کے حق میں تسلیم کرلیا ہے۔

جنرل نجیب نے اس سمجھوتہ پر صرف اتنا کہا ہے کہ

"اس سمجھوتہ پر عملدرآمد کی بہترین ضمانت محض خیرسگالی کا جذبہ بن سکتی ہے"۔

عبوری دور میں قریباً ایک کروڑ سوڈانیوں کو حکومت خود اختیاری حاصل ہوگی لیکن سوڈان کے امور خارجہ اور دفاع کے محکمے برطانوی گورنر جنرل کے ماتحت ہوں گے۔

مصری اور سوڈانی مسلمان ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ وہ دونوں اس صورت حال سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور نفسانیت اور خود غرضیوں کو پس پشت ڈال کر کوئی ایسا درمیانہ رویہ اختیار کریں گے۔ کہ جس سے دونوں ملک اجنبی غلامی کے جال سے جلد از جلد رہا ہو جائیں۔ اور دوسرے اسلامی ممالک اور اسلام کے لئے باعث قوت ہوں۔

جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق واضح ہے کہ موجودہ بین الاقوامی حالات ایسے ہیں کہ جب تک وہ اسلامی ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات میں ایسی تبدیلی نہ کرے گا۔ کہ یہ ممالک بجائے اس کے دباؤ کی سختی محسوس کرنے کے اس پر دوستانہ اعتماد رکھنے کے لئے آمادہ ہوں اس وقت تک خود اس کی اپنی پوزیشن مضبوط نہیں رہ سکتی۔ روس تو خیر دشمن ہے ہی خود امریکہ جو اس کا حلیف ہے۔ ڈر ہے کہ آہستہ آہستہ بین الاقوامی رسوخ میں اسکو پس پشت نہ ڈال دے۔ اس خطرے سے اس کو یہی امر بچا سکتا ہے۔ کہ وہ اسلامی ممالک کے جذبہ آزادی کو کچلنے کی بجائے اس کی آبیاری کرے۔ اور بجائے ناراض غلاموں کے ہمدرد ہمسر دوست حاصل کرلے

کیا مودودیے بھی اسی زمرے میں نہیں آتے

"علماء سو کے مشاغل" کے زیر عنوان مودودیوں کے اخبار "تسنیم" میں "کلیم سینائی" کے مفروضہ نام سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار صاحب فرماتے ہیں۔

"مطالبہ نظام اسلامی کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے والوں کو ایک بہت بڑا اعتراض یہ بھی ہے۔ کہ علمائے کرام ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ ان کے سینکڑوں اختلافات ہیں۔ کیس طرح متفق ہو کر ایک نظام چلا سکیں گے۔ چنانچہ آئے دن اس اعتراض کو مختلف طریقوں سے پبلک میں لایا جارہا ہے۔ اور نظام اسلام سے لوگوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

لیکن ان حضرات کے علی الرغم نظام اسلام دنیا میں پہلے ہی وقت کا نظام رہ چکا ہے۔ اور اب بھی کارکنان قضا وقدر کا فیصلہ کم از کم سرزمین پاکستان کے لئے نظام اسلام ہی کا نظر آتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ جس سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔ کہ ہمارے بعض علمائے کرام نے کچھ ایسا طرز اختیار کر رکھا ہے۔ جس سے اسلام کی مخالف قوتوں کو خواہ مخواہ تقویت پہنچ رہی ہے۔ میرا اشارہ ان حضرات کی طرف ہے۔ جنہوں نے مناظرہ بازی اور تکفیر باہمی کو اپنا ذریعہ معاش بنا رکھا ہے۔ یہ بھلے آدمی نہ تو کتاب وسنت کے تقاضوں کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ وقت کی نزاکت ہی کو محسوس کرتے ہیں۔ بس اپنے مزعومہ وقار کو قائم رکھنے کے لئے مناظروں کے میدان سجاتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ یہ حرکت ملت کے اجتماعی مفاد کو اور دعوت اسلامی کو کتنا نقصان پہنچا رہی ہے

ان سطور کے حوالہ قلم کرنے کا محرک ایک تازہ واقعہ ہے۔ جو ایک قریب کی بستی میں ہوا ہے۔ وہاں کے لوگ عقائد کے لحاظ سے دو پارٹیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ دونوں پارٹیوں کے مولوی وقتاً فوقتاً وہاں جاکر اپنے آدمیوں کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ اختلاف بڑھا نفرت پیدا ہوئی۔ اور اس نفرت نے دونوں پارٹیوں میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا جذبہ پیدا کردیا۔ چنانچہ زور شور سے ایک "معرکہ" کی تیاریاں ہونے لگیں۔ فریقین نے اپنے اپنے مولویوں کو بلاکر مناظرہ کی ٹھانی ایک تاریخ مقرر ہوگئی۔ اور قرار یہ پایا کہ جس پارٹی کا مولوی وقت مقرر پر نہ پہنچا۔ وہ اتنی رقم بطور ہرجانہ ادا کرے گی۔

خیر۔ مولوی صاحبان پہنچ گئے۔ سٹیج بنے۔ کتابوں کے انبار لگے۔ لاؤڈ سپیکر نصب ہوئے۔ جبے اور عمامے گنتی سے زائد۔ ہزاروں تماشائی۔ اور تماشائی ہی نہیں۔ بلکہ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے خود سراپا تماشا۔ موضوع مناظرہ یہ مقرر ہوا کہ

رسول اللہ غیب دان تھے یا نہیں؟

اور مناظرہ شروع ہوگیا۔ دونوں طرف سے مولویوں نے جی کھول کر تکفیر وتفسیق کے بم برسائے۔ دونوں پہلوان دن بھر کرتب دکھاتے رہے۔ مگر دوسرے دن ایک طرف کے مناظر نے جب محسوس کیا کہ میری پارٹی کمزور ہے اور اگر فساد ہوگیا تو میری خیر نہیں تو وہاں سے نکل بھاگا اور دوسری پارٹی نے خوب فتح کے شادیانے بجائے

اب دونوں پارٹیاں حق پرست ہونے کا ڈھول پیٹ رہی ہیں شکست خوردہ کہتے ہیں کہ حق پر تو ہم ہیں۔ مگر جیسے جنگ احد میں پیغمبر صلعم کو شکست ہوئی تھی۔ ایسے ہی ہم کو بھی عارضی طور پر شکست ہوئی ہے اور فاتحین کہتے ہیں کہ چونکہ حق ہمارے ساتھ تھا اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں سرخرو فرمایا ہے۔

اور میدانی مناظرہ میں ان دونوں حق پرستوں

(باقی دیکھیے ص ۸)

شذرات

سورج کی موجودگی میں شمع

عراق کے ایک ممتاز عالم شیخ محمد الخالصی نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایک بہت بڑے مذہبی مظاہرہ کا انتظام کریں گے۔ تاکہ تمام دنیا پر آشکارا ہو جائے کہ عراق میں اشتراکیت کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ اپنے مشہور لیکچر "اسلام اور اقتصادی نظام" میں نہایت پُرشوکت انداز میں فرماتے ہیں۔

"ہمارے نزدیک جو شین چلا رہا ہے وہ بھی کام کر رہا ہے۔ جو مذہب کی تعلیم دے رہا ہے وہ بھی کام کر رہا ہے۔ مگر ان (کمیونسٹوں ناقل) کے نزدیک جو شین چلاتا ہے۔ وہ تو کام کرنے والا ہے مگر جو شخص مذہب پڑھتا یا پڑھاتا یا پھیلاتا ہے۔ وہ نکما اور بے کار ہے۔ اس تفصیل کے ماتحت کمیونزم نظام میں ہر وہ شخص جس کے ... کی ... کے برابر بھی علم دنیا کے ... سے بڑے بادشاہ کو ... ہیں جن کے لئے ہم میں سے ہر ... اپنی جان کو قربان کرنا اپنی انتہائی خوش بختی اور سعادت سمجھتا ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح مسیح موسیٰ ابراہیم نعوذ باللہ سب نکمے اور قوم پر بار تھے۔ اور ایسے آدمیوں کو ان کے قانون کے ماتحت یا تو فیکٹریوں میں کام کے لئے بھجوا دینا چاہئے۔ تاکہ ان سے جوتے بنوائے جائیں۔ یا ان سے بوٹ اور گرگابیاں تیار کروائی جائیں اور اگر یہ لوگ اس قسم کے کام کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ان کا کھانا پینا بند کیا جانا چاہئے۔ میں دوسری دنیا کو نہیں جانتا مگر میں اپنے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ وہ نظام جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جگہ نہیں اس میں میری بھی جگہ نہیں۔ وہ ملک اگر محمد رسول اللہ کے لئے بند ہے۔ تو یقیناً ہر سچے مسلمان کے لئے بھی بند ہے۔" (صفحہ ۶۸-۷۰)

اگر مسلمان اس نکتہ کو سمجھ لیں تو نہ صرف عراق بلکہ دنیائے اسلام کے کسی ملک میں بھی اشتراکیت کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ کیونکہ جہاں اسلام اور محمد مصطفےٰ کا روشن سورج موجود ہے۔ وہاں کمیونزم کی شمع نہیں جل سکتی۔

آزادیٔ عبادت

واشنگٹن کی ایک خبر ہے کہ جب امریکہ کے نئے صدر آئزن ہاور کا جلوس نکلا۔ تو بعض موٹر گاڑیوں پر نیویارک کے سینٹ پیٹرک کیتھولک چرچ اور بوسٹن یونیورسٹی کے ایک خوبصورت گوتھک کلیسا کے علاوہ واشنگٹن مسجد کی تصاویر بھی بطور نمائش آویزاں تھیں۔ اور ان سے آگے چلنے والی گاڑی پر آزادیٔ عبادت کے حروف مرقوم تھے۔

یہ بات بڑی خوشکن ہے کہ امریکہ اور دیگر اکثر و بیشتر ممالک میں ہر مذہب و ملت کے رکھنے والے افراد کو اپنی عبادتگاہیں بنانے اور ان میں عبادت کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ آزادی ابھی اس بلند معیار کے قریب بھی نہیں پہنچ سکی۔ جس کا تصور چودہ سو سال پہلے اسلام نے پیش کیا ہے۔ یعنی تمام قسم کی عبادتگاہیں خدا کے نام پر وقف ہیں۔ اور ان میں ہر شخص اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کرنے کی رسوم ادا کر سکتا ہے۔ چنانچہ تاریخ اسلام کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ جب نجران کے عیسائی اسلام کے مرکز مدینہ میں آئے تو رسول کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں عام اجازت بخشی۔ کہ وہ اپنے طریق پر مسجد میں عبادت کر لیں۔ (زرقانی جلد ۴ حالات وفد نجران)

کیا موجودہ دنیا اس قسم کی کوئی مثال پیش کر سکتی ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔

اقتصادیات کا جنازہ

ڈاکٹر ریاض علی شاہ (پاکستان کے مشہور ڈاکٹر) اپنے سفرنامہ روس (A Doctor Looks at the Soviet Union) میں لکھتے ہیں:-

"روس میں اشیاء کی قیمتیں ناقابل قیاس طور پر زیادہ ہیں۔ مثلاً معمولی درجے کے جوتے کی قیمت چار سو روپے ہے۔ بکرے کا گوشت بارہ روپے فی سیر دودھ چھ روپے فی سیر چھینٹ کا کپڑا بارہ روپے فی گز ماسکو کے ایک ریسٹوران میں میرے پانچ دوستوں کے کھانے کا بل دو سو پچیس روپے (اس میں شراب شامل نہیں) ماچس پانچ آنے روس میں کم سے کم شرح اجرت تین سو روبل (یعنی دو سو ستر روپے) لیکن تین سو روبل ملنے پر بھی روسی مزدور اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکتے۔" (ترجمہ بشکریہ زمیندار)

اس سے ظاہر ہے کہ روس کا اقتصادی نظام اندرونی طور پر ہرگز کامیاب نہیں ہے۔ اور سرمایہ دار ممالک کا معاشی ڈھانچہ اس سے کہیں بہتر رہا ہے۔ کیونکہ ان ممالک میں اشیاء کی گرانی ابھی تک روسی سطح تک نہیں پہنچ سکی۔ لہذا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ وہ روس جس نے پہلے مذہب کو دفن کیا تھا۔ اب اسے **اپنے اقتصادیات کا جنازہ بھی اپنے کندھوں پر اٹھانا پڑے**

سپریم کورٹ کے خواب

علماء کنونشن نے دستوری سفارشات کے علماء بورڈ کو ایک دوسرے سانچے میں ڈھالتے ہوئے کہا ہے:-

"پیراگراف ۱۳ کے تحت مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کے خلاف جو دستوری اعتراضات یا تعبیر دستور کے مسائل پیدا ہوں۔ ان کا فیصلہ کرنے کے لئے سپریم کورٹ میں پانچ علماء مقرر کئے جائیں گے۔ جو سپریم کورٹ کے کسی ایسے جج کے ساتھ جسے امیر مملکت تدین و تقویٰ اور واقفیت علوم و قوانین اسلامی کے پیش نظر نامزد کرے گا مل کر فیصلہ کریں گے۔" (متن فیصلہ علماء کنونشن)

"علماء" پر مملکت پاکستان کا یہ احسان کچھ کم نہیں۔ کہ اس نے **مسجد کی ٹکیوں اور صفوں کی دنیا میں رہنے والوں کو سپریم کورٹ کے خواب دیکھنے** کے قابل بنا دیا ہے۔

علماء کنونشن کے اس فیصلہ پر ہفت روزہ "اقدام" نے نہایت دلچسپ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"حضرات علمائے کرام اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچیں وہ پچھلے پانچ سال سے اسلامی دستور کی رٹ لگا رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پبلک کے سامنے آئی ہیں تو انہیں اس کے سوا اور کچھ کہنے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی کہ ہمارے پانچ بھائی بندوں کو بھی سپریم کورٹ سے منسلک کر دیا جائے اور بس۔" (اقدام ۲۶ جنوری ۱۹۵۳ء)

کیا علمائے کرام اپنے اس پانچسالہ کارنامے پر غور فرمائیں گے؟

مودودی صاحب کی قرآن فہمی

قرآن مجید کا اٹل دعوےٰ ہے کہ لا یمسہ الا المطھرون کہ قرآن کریم کے حقائق و معارف خدا کے پاک باز اور برگزیدہ بندوں پر ہی کھولے جاتے ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے مقابل دوسرے تمام علماء کی تفاسیر پڑھتے ہیں تو صداقت ہزار پردوں سے خود بخود آ کھڑی ہوتی ہے۔ اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ قرآن کی نصرت اگر ظاہر ہوئی ہے۔ تو موجودہ زمانہ میں احمدیت سے ظاہر ہوئی ہے۔

مثلاً اس وقت ہمارے سامنے مودودی صاحب کی تفسیر تفہیم القرآن ہے۔ اس میں آپ نے دیگر مفسرین کی اقتداء میں خضرؑ و موسےٰؑ کے واقعہ کو ظاہر ہی قرار دیا ہے۔ مگر آپ نے اس سلسلہ میں ایک جدت بھی اختیار کی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ خضر کے متعلق فرماتے ہیں۔

"خضر کوئی انسان نہ تھے بلکہ اللہ کے ان بندوں میں سے تھے۔ جو مشیت الٰہی کے تحت نہ کہ شریعت الٰہی کے تحت کام کرتے تھے۔"

مودودی صاحب کو یہ نظریہ اس لئے قائم کرنا پڑا ہے۔ کہ خضر کے بعض اعمال مثلاً بچے کا قتل وغیرہ ہر شخص کے لئے محل اعتراض بنے۔ لیکن آپ یہ سوچنا بھول گئے۔ کہ اگر حضرت خضر شریعت الٰہی کے تحت کام نہ کرتے تھے۔ تو حضرت موسےٰ جیسے پابند شریعت کو ان کے سامنے زانوئے تلمذ جھکانے کا فائدہ ہی کیا ہو سکتا تھا؟

کیا فتوےٰ ہے؟

کسی "جماعت ناجیہ" کے امیر فرماتے ہیں۔

"مرزائیوں کو جو شخص کافر تسلیم نہیں کرتا وہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہے" (آزاد ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء)

مولانا جوہر فرماتے ہیں:-

"ہمارے نزدیک احمدیوں کو مرتد اور کافر کہنا سخت ظلم اور ناانصافی ہے۔ جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ بیشک ان کے عقائد عام مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں۔ اور ہم ان کو صحیح نہیں سمجھتے۔ مگر باوجود ان غلط عقائد کے کافر اور مرتد کہنا صریح ظلم ہے۔ وہ اہل قبلہ ہیں توحید و رسالت قرآن اور حدیث کو مانتے اور عبادات و معاملات میں فقہ حنفیہ پر عمل کرتے ہیں۔ قرآن کو کلام الٰہی اور رسول اللہ کو افضل الرسل والانبیاء مانتے ہیں۔" (ہمدرد ۔ فروری ۱۹۲۵ء)

امیر جماعت ناجیہ کا مولانا محمد علی جوہر کے متعلق کیا فتوےٰ ہے؟

قبل از تاریخ آدم کی دریافت اور قرآن مجید

(۱)

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب ربوہ)

یہ درست ہے۔ کہ موجودہ سائنس نے نئے نئے شعبہ ہائے علوم کے دروازے کھولنے میں ایک قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔ مگر ان علوم اور نئی نئی دریافتوں کی ایک لحاظ سے بے قدری کرنے میں بھی کمی نہیں ہوئی۔ جبکہ ان کو کوتاہ بین اور ملحدانہ نظریوں میں ڈھالنے کی کوشش کی گئی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سائنس کے شعبہ جات کے مطالعہ کے لئے پہلے اہم دریافتوں اور معلومات کو نظریات سے متاثر ہوئے بغیر دیکھا جائے۔ تاکہ صحیح طور پر موازنہ ہو سکے۔ بہرحال جس قدرتی ترتیب سے طبقات الارض اور شعبۂ انسانی اقدار کے ماہرین نے ابتدائی انسان کے حالات دریافت کئے ہیں۔ بلاکم و کاست پیش کر دیتا ہوں۔ تاکہ قرآنی تعلیم کی روشنی میں ان کو یکجائی طور پر دیکھا جا سکے۔

طبقات الارض والوں کو کھدائی میں جہاں پر ابتدائی انسانی صورت نظر آئی ہے۔ وہ غار میں رہنے والوں کے ڈھانچے ہیں۔ یہ گہرائی آج سے چھ ہزار سال قبل کے آدم کے مقام سے بلاشبہ بہت نیچے واقع ہے۔ گہرائی کے لحاظ سے قدامت کی تعین کرنے کے لئے جو رائج الوقت طریقہ ہے۔ وہ صحیح اندازہ پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ زمانۂ قدیم میں زمینی سطح بننے اور بھرتی پڑنے کی رفتار بہت تیز تھی۔ بوجہ شدید اور اکثر زلازل اور طوفان باد و باراں کے۔ مگر آسانی کے لئے ماہرین طبقات الارض نے موجودالوقت بھرتی کا اندازہ لگایا ہے۔ جو کہ دریاؤں۔ سیلابوں اور بارشوں کے ذریعہ نیچی سطحوں میں جاری ہے۔ اسی اندازہ کے معیار سے زمانہ قدیم کے سینکڑوں اور ہزاروں سال لاکھوں اور اربوں سالوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔

بہرحال اس اندازہ سے ابتدائی انسان کی قدامت اڑھائی لاکھ سال سے دس لاکھ سال تک مختلف ممالک کے لئے مختلف بتائی جاتی ہے

جیسا بھی ہو۔ کم از کم یہ امر یقینی طور پر دریافت ہو چکا ہے۔ کہ حیوانات کی تخلیق کے سلسلہ میں آخری پیدائش بنی نوع انسان کی ہوئی۔ جبکہ زمین اور آسمان انقلابات میں سے گزرتے ہوئے ایک معین صورت اختیار کر چکے تھے۔ دوسرے یہ امر بھی اب ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ جتنی قدامت اور گہرائی پر غار میں رہنے والے انسان ملے ہیں۔ یعنی Pleistocene زمانہ کے ابتدا میں۔ اتنی دور بحری حساب سے بندر نما انسان درختوں سے لٹکے ہوئے ملنے چاہئیں تھے۔ مگر یہ اندازے سب غلط ہو چکے ہیں۔

ابتدائی انسان اکے دکے چھوٹی چھوٹی غاروں میں چھپے ملتے ہیں۔ جن کے ساتھ ایسے جانوروں کی ہڈیوں کے ڈھیر بھی ہوتے ہیں۔ جن کا گوشت کھا کر پھینکا گیا ہو۔ تعجب خیز امر یہ ہے۔ کہ ان ہڈیوں میں انسانی ہڈیاں بھی ملتی ہیں۔ جن کا جانوروں کی ہڈیوں کی طرح گوشت نوچنے کے لئے توڑا پھوڑا گیا ہو۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ نکالا گیا ہے۔ کہ ابتدائی انسان اتنے وحشی تھے۔ کہ ان کو آدم خوری سے بھی پرہیز نہ تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر ویڈن ریش ایسی ہڈیوں کا ملاحظہ یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ "چند غاروں میں ایسی کھوپریاں ملی ہیں۔ جو کم و بیش صحیح حالت میں تھیں۔ ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے پیندے اس طرح علیحدہ کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ مغز نکالنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ جس کا ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ جو کہ میری طرح ہر متمدن انسان کو قابل نفرت محسوس ہوگا۔ کہ وہ لوگ مردم خور تھے۔ یہی حقیقت چین اور جاوا کے ابتدائی انسانوں کے متعلق منکشف ہوئی ہے۔"

اس کے علاوہ دوسرے ممالک یعنی ایشیا۔ یورپ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ میں بھی ڈاکٹر میکاڈل اور ان کے ساتھیوں نے ابتدائی انسانوں کے متعلق یہی نتیجہ نکالا ہے غرض انسان نے پیدا ہوتے ہی نسل کشی کا نہایت وحشیانہ وطیرہ اختیار کیا۔ بلکہ جیسا کہ ارتقائی اصول مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ حیوانی کیریکٹر جو جبلی طور پر بقاء نسل کے لئے ضروری ہے۔ یعنی جس طرح بندر۔ ہرن گائے شیر وغیرہ قبیلہ بنا کر رہتے ہیں۔ انسان بدرجہ اولیٰ چاہیئے تھا۔ مگر یہ فطرت سرے سے ہی مفقود تھی۔ بلکہ اس اصول کے برعکس بنی نوع انسان آپس میں فساد کرنے اور ایک دوسرے کے جانی دشمن پائے گئے۔ جس کا قدرتی نتیجہ اشرف المخلوقات کی نسل کا جلد اور بکلی صفایا ہونا چاہیئے تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ انسانی نسل کی خوب افزائش ہوئی۔ اور یہاں تک ترقی اور زور پکڑ گئے۔ کہ کرۂ ارضی پر دوسری مخلوقات کی زندگیاں ان کے رحم و کرم پر نظر آتی ہیں۔ جو کہ ارتقائی لحاظ سے انسانی نسل کی نسبت بہت زیادہ قدرتی انتخاب کی تختۂ مشق رہی ہیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ انسانی نسل کی بقا اور ترقی کا کیا ذریعہ تھا۔ وہ کونسے بواعث اور اسباب تھے۔ جن کی مدد سے ایسے وحشی اور نسل کش عادات کے حامل بچ نکلے۔ اور پھر ترقی کرتے چلے گئے۔ جہاں تک اس ذریعے کا سوال ہے۔ جس نے نسل انسانی کو پنپنے کے سامان مہیا کئے۔ سائنسدانوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ یہ ذریعہ Totemism ٹوٹمزم تھا۔ مگر یہ سوال کہ Totem system کس طرح پیدا ہوا۔ اس کے متعلق سائنسدانوں میں شدید اختلاف ہے۔ بلکہ ایک لاینحل مسئلہ بن چکا ہے۔ ٹوٹمزم کیا ہے۔ اور کب شروع ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس زمین کی نچلی سطح پر غاروں میں رہنے والے وحشی انسان پائے جاتے ہیں۔ اسی زمینی سطح سے ان کی طرزِ زندگی میں ٹوٹمزم یا انقلابی دور شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ابتدائی انسانی زندگی قبائلی طرز کی تھی۔ لوگ چھوٹے چھوٹے قبائل یا خاندانوں میں تقسیم ہو گئے۔ اور پتوں ٹہنیوں کی جھونپڑیاں بنا کر رہنے لگ گئے۔ شکار کے لئے پتھر کے پھل لگا کر نیزوں کا استعمال شروع ہو گیا۔ اور ایسا امن چھا گیا۔ کہ ایک دوسرے سے فساد یا قتل و غارت کا نشان نہیں ملتا۔ غرض تمام دنیا میں بیک وقت اور یکساں طور پر یہ انقلاب برپا ہو گیا۔

یہ ایک عجوبۂ قدرت ہے۔ کہ بعینہٖ اس ابتدائی طرزِ زندگی پر کاربند انسان ہمارے زمانہ میں بھی مل گئے۔ چنانچہ ایسے ممالک اور جزائر جن کی موجودہ زمانہ میں دریافت ہوئی ہے۔ یعنی آج سے صرف دو صدی قبل وہاں کے قدیمی باشندے خصوصاً آسٹریلیا کے لوگ پرانے دستور زندگی کے سختی سے پابند پائے گئے۔ جن کے ذریعہ دستور ٹوٹم یا شجری عہد کی تفاصیل کا صحیح علم ہو سکا۔ چنانچہ یہ لوگ چھوٹے چھوٹے قبائل یا خاندانوں میں منقسم ہیں۔

اس قبیلے کا ٹوٹم یا نام کسی درخت۔ پھل یا جانور پر ہے۔ جس کا کھانا یا اور کوئی استعمال منع ہے اور اس امتناع کی وہ لوگ سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ شادی بھی اپنے قبیلہ یا ٹوٹم میں منع ہے۔ شادی کے لئے ٹوٹمزم یا شجری دستور میں ایسے قوانین ہیں۔ کہ دوسرے شجری قبیلوں سے امن و امان کے ساتھ انجام پذیر ہو جاتی ہے۔ دیگر ابتدائی مذہبی اور معاشرتی قواعد بھی شجری دستور میں موجود ہیں۔ یہ قدیمی شجری لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم اس دستور کی خلاف ورزی کریں۔ تو آئندہ زندگی میں جب ہماری روح ہمارے پیدا کرنے والے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوگی۔ تو ہماری نافرمانی سخت سزا اور ہمارے رب کی ناراضگی کا موجب ہوگی۔ اس زندگی میں بھی نافرمانی کرنے والوں کو معجزانہ سزا مل جاتی ہے۔ یا خود قبیلے والے بھی ایسے نافرمان کو زندہ نہیں چھوڑتے غرض اس کمال سوچے سمجھے شجری دستور پر کمال ایمان اور پابندی کی مثال ہماری دنیا میں مشکل سے ملتی ہے۔ ان میں جو آئندہ زندگی میں جزا سزا پر کامل ایمان پایا جاتا ہے۔ اس کو سائنسدان اصطلاحی رنگ میں Automatic punishment یعنی قدرتی سزا سے موسوم کرتے ہیں۔

آسٹریلیا کے قدیمی باشندوں کے صحیح حالات معلوم کرنے ہوں۔ تو A. W. Howitt کی تصنیف زیادہ مستند ہے۔ اس کے بعد کے مصنفین اپنے اپنے مطلب کی بات لے اڑے۔ خصوصاً سپنسر اور گلن نے یہ ظلم کیا کہ دستور شجری کے نافرمان اور بھگوڑوں کے حالات اصل حالات میں ملا جلا دیئے۔ پھر بھی حقیقت پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ بجائے مزید تفصیل میں جانے کے اسی شعبہ کے ماہرین کے چند حوالے پیش کرتا ہوں۔

سگمنڈ فرائڈ لکھتا ہے۔

"آسٹریلیا کے باشندوں میں ٹوٹمزم ان کی تمام مذہبی اور معاشرتی زندگی کا ضامن ہے۔ یہ آسٹریلیا کے علاوہ شمالی امریکہ اور افریقہ کے بڑے حصہ میں بھی جاری ہے۔ دنیا کی دیگر متمدن اقوام میں بھی ایسے آثار پائے جاتے ہیں۔ جن کا یہ حتمی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ابتدا میں سب اقوام ٹوٹمزم کی تعلیم حاصل کر چکی ہیں۔ اس لئے محققین کی رائے ہے۔ کہ ٹوٹمزم (یعنی شجری طریقہ) انسانی ترقی کے لئے ایک ضروری ادارہ تھا۔"

مسٹر آرتھر کیتھ لکھتا ہے۔

"جب سے انسان موجودہ صورت میں ملتے ہیں۔ تمام روئے زمین پر ایک ہی طریق سے چھوٹے چھوٹے قبائل میں تقسیم شدہ پائے گئے۔ یہ طریقہ تمام Pleistocene زمانہ میں یقینی طور پر جاری رہا۔ جو کہ اندازاً پانچ لاکھ سے دس لاکھ سال تک کی مدت کا زمانہ تھا۔ چنانچہ یہ عہد پانچ ہزار سال قبل مسیح پر آ کر ختم ہوا۔ جبکہ کہیں جنوب مشرقی ایشیا میں زراعت اور شہری زندگی کی بنیاد پڑی۔ تب یہ قبائلی عہد بدلا۔ قبائلی طریقہ اصل میں نیچر نے انسانی ترقی کے لئے جاری کیا تھا۔"

سر فریزر لکھتا ہے:۔

رائج الوقت خاندانی اور خونی رشتوں کے مقابل میں شجری بندھن بہت زیادہ مضبوط تھا۔ یہ طریقہ ابتدائی مذہبی اور معاشرتی زندگی کا اجارہ دار تھا۔"

(باقی)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں

ــــ مبلغین کی تقریریں ــــ

مورخہ ۸ر فروری ۱۹۵۳ء بروز اتوار چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر۔ مولوی امام الدین صاحب۔ مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی۔ اور مولوی غلام احمد صاحب مبشر مبلغین بیرون ہند کے اعزاز میں جو حال ہی میں اپنے اپنے مراکز سے کامیابی سے تبلیغ کر کے ربوہ واپس پہنچے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں سکول کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے مبلغین کرام کا خیر مقدم کیا۔ اور ان کو ان کی تبلیغی مساعی اور کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کی۔ آپ کے خطاب کے بعد معزز مہمانوں نے باری باری پندرہ پندرہ منٹ تک اپنے اپنے علاقہ کے جغرافیائی اور تبلیغی حالات بیان فرمائے۔ جس سے حاضرین مستفیض ہوئے۔ ان مبلغین اسلام کی دلچسپ تقاریر کے بعد اساتذہ کی درخواست پر مسٹر ریش نے (جو امریکن نو مسلم تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں) چند منٹ انگریزی زبان میں طلباء کو ایڈریس کیا۔ اور انہیں بتلایا کہ امریکہ اور پاکستان کے تعلیمی نظام میں کیا فرق ہے۔ اور ہمارے طلباء کو کس طرح کامیابی سے دہریت اور الحاد کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ سب سے آخر میں صاحب صدر نے اپنے مخصوص اور پُرجوش لہجہ میں طلباء کو اسلام کو حقیقی رنگ میں سمجھنے اور اس کی تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ برخواست ہونے پر معزز مبلغین نے دیگر بزرگوں کے ساتھ جو اس موقعہ پر مدعو تھے۔ سٹاف کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔ اور یہ مفید تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ (نامہ نگار)

تحریک جدید کے دورِ اوّل کے پانچ ہزار سپاہیوں کا

نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا

"یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ فضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی اُن نیکیوں میں سے ہے۔ کہ جو لوگ اخلاص سے راہِ خدا میں قربانی کرینگے۔ اور متواتر کرتے جائینگے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہیگا"
اُس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جارہے ہیں جو تبلیغ اسلام کیلئے صدقہ جاریہ کی مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو متواتر دس سال تک (بعد میں اسے حضور نے اُنیس سال تک ممتد فرمادیا تھا) حصہ لینگے"

"وہ وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ۱۸۹۱ء میں دکھایا تھا۔ جس میں پانچ ہزار فوج کا دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا"

"پس مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان پانچہزار سپاہیوں کا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ ۲۳ر جنوری مطبوعہ ۳ر فروری ۵۳ء میں اعلان فرماچکے ہیں کہ دفتر اوّل کے سابقون الاولون کہلانیوالوں کے نام ایک رسالہ میں شائع کئے جائینگے۔ اور انکی اُنیس سالہ رقم بھی جو اشاعت اسلام میں مدد دی ہے دکھائی جائیگی۔

اب سابقون الاولون کا فرض ہے کہ وہ جنہوں نے ابھی تک اُنیسویں سال کا وعدہ نہیں کیا وہ یہ پڑھتے ہی وعدہ حضور میں پیش کریں۔ کیونکہ وقت بہت ہی کم ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ تحریک جدید میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اُنیس ۱۹ سالہ عمل شاہد ناطق ہے۔ کہ تحریک جدید کے ہر مجاہد کا وعدہ کرنا ضروری ہے جس کا وعدہ نہ ہو۔ اُس سے اٹھارہ سال میں کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ پس وعدہ کرنا ضروری ہے اگر آپ کے گذشتہ دو چار سال خالی ہیں یا ایک دو سال نہیں دیا۔ تو آپ اپنی مالی وسعت اور مالی طاقت کے مطابق اُنیسویں سال کے وعدے کے ساتھ اب وعدہ کریں۔ اور کوشش اور پوری توجہ کرکے اس سال کے آخر تک ادا کریں۔ کیونکہ اس سال کے آخر میں حضور کی خدمت میں دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ پیش کریگا۔ اور پھر حضور کی ہدایات پر عمل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب کرام کو یہ بھی یاد رہے۔ کہ اس سال میں اضافہ سے وعدہ ہونا چاہیئے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنا نمونہ ہے۔ کہ حضور نے اُنیسویں سال میں گذشتہ سال سے بڑھا کر وعدہ فرمایا۔

احباب کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ یہ سال دورِ اوّل کا آخری سال ہے۔ جو احباب اس سال میں نمایاں اضافہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اگر گذشتہ سالوں میں کمی ہوگی۔ تو ان کو اس سال اضافہ کے مطابق ان کا بھی ثواب عطا فرمائے گا۔ پس نہ صرف احباب فوری وعدہ حضور میں پیش کریں۔ بلکہ اضافہ کے ساتھ اور پھر ان کو جلد سے جلد پورا بھی کرنے کی طرف توجہ رکھیں۔ کہ اُنیس ۱۹ سالہ فہرست میں نام دفتر اُس وقت ہی درج کرے گا جب اُنیسویں سال کے وعدہ کی ادائیگی ہوجائے گی۔ یا جن کے ذمہ بقایا وغیرہ ہے اُن کا بقایا صاف ہوجائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

دعوۃ الامیر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لاجواب تصنیف جو آپ نے امیر امان اللہ خان کے لئے اُس زمانہ میں بڑے اہتمام تحبت تحریر فرمائی تھی۔ جب وہ افغانستان کے بادشاہ تھے۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے ایسا شرفِ قبولیت بخشا ہے۔ کہ یہ متعدد بار شائع کی گئی ہے۔ اب اس کا جو تھا ایڈیشن طبع ہوا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت ایسے دلکش اور دل نشین پیرایہ میں بیان کی گئی ہے۔ کہ پڑھنے والے کا دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سرور کائنات حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کی جو علامات بیان فرمائی تھیں۔ اُن کا ذکر اس کتاب میں بالتفصیل کیا گیا ہے۔ غرضیکہ یہ ایک لاجواب کتاب ہے۔ ذی مقدرت احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی بکثرت اشاعت کرکے انعامات آلٰہیہ کے مستحق بنیں۔ قیمت اعلیٰ سفید کاغذ -/۴ اور مجلد -/۵ عام کاغذ -/-/۳ مجلد -/-/۴ ۔ سلسلہ احمدیہ کی دوسری کتب بھی اس صیغہ سے طلب فرمائیں۔
(ملنے کا پتہ:- بکڈپو تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ ربوہ)

تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۵ر نومبر ۱۹۲۰ء میں فرمایا۔
"جس طرح کوئی فوج ایسی نہیں ہوتی۔ کہ جس میں تمام افسر ہی افسر ہوں۔ اور دشمن سے لڑکر فتح پائیں۔ اسی طرح کوئی سلسلہ ترقی نہیں کرسکتا۔ جس کا سارا کام علماء کے سپرد ہو۔ اور شریعت نے تبلیغ کا کام علماء کے سپرد ہی نہیں کیا۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ کنتم خیر اُمّۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر۔ اس آیت میں سب کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور یہ نہیں کہا کہ صرف علماء لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ بلکہ یہ کہا کہ تم سب دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس ہر ایک وہ شخص جو اسلام قبول کرتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ ہر ایک وہ شخص جو احمدیت قبول کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ تبلیغ کرے۔ کیونکہ کوئی سلسلہ ترقی نہیں کرسکتا۔ جب تک اُس کی تبلیغی کوشش کا انحصار صرف علماء پر ہی ہو۔ علماء کا کام ہی اور ہے۔ اور وہ افسروں اور راہ نماؤں کا کام دے سکتے ہیں"
(بحوالہ الفضل خطبہ ۵ر نومبر ۱۹۲۰ء)

پس احمدی احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو بغور پڑھیں اور تبلیغ کے متعلق اپنے فرائض کو ادا کریں۔
(ناظر دعوت و تبلیغ)

یومِ مصلح موعود — ۲۰ر فروری

بدستورِ سابق امسال بھی تقریب یوم المصلح الموعود مورخہ ۲۰ر فروری بروز جمعۃ المبارک منائی جائیگی احباب اس مبارک تقریب کو پورے اہتمام کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے المصلح الموعود کی پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔
التبلیغ جلد اوّل ٹریکٹ نمبر ۱۰-۱۱-۱۲-۱۴-۱۵-۱۷ اور ۱۹ جس میں اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے، سے استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ تمام ممبر جماعتوں کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ اب بھی جن جماعتوں کو ضرورت ہو۔ دفتر نشرو اشاعت سے منگوا سکتی ہیں۔
(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

چندہ دفتر لجنہ اماء اللہ

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ کا دفتر مکمل ہوچکا ہے۔ لیکن ابھی تک اس پر دس ہزار قرضہ باقی ہے۔ بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اس کے چندہ میں حصہ لیں۔ اور جلد از جلد اس قرضہ سے سبکدوش ہوں۔ بعض مقامات ایسے ہیں۔ جہاں لجنات قائم نہیں۔ وہاں کی بہنیں یہ چندہ براہِ راست بھی بھجوا سکتی ہیں۔
(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ادائیگی چندہ جات کے متعلق ضروری ارشادات

احباب کی توجہ کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند ضروری ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد ان کو پڑھ کر اپنے اندر یہ احساس پیدا کریگا۔ کہ مالی قربانیوں کے موجودہ دور میں اس نے اپنے ذمہ کے بجٹ کے سو فی صدی ادائیگی کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کو پورا کرنا ہے۔

(ناظر بیت المال)

"جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے۔ اور کوئی خیانت اس کے اندر نہیں۔ اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے۔ اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے۔ وہ بچایا جائے گا۔ لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم چلتا ہے۔ اور تقویٰ کی راہوں پر پورے طور پر قدم نہیں مارتا۔ دنیا پر گرا ہوا ہے۔ وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے۔ کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے۔ وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ ...... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے۔ تا خدا تعالےٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے۔ تو وہ اس مدد سے بہتر ہے۔ جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے۔ اور اس راہ میں وہ روپیہ لگا دے۔ اور بہر حال وہ صدق دکھاوے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"۔

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۷ء کی مجلس مشاورت پر بجٹ کے موقعہ پر فرمایا۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بجٹ کا پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے۔ ...... کیا آپ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم میں سے پچاس فی صدی چندہ نہیں دیتے تھے۔ اس لئے ہم نے آمد و خرچ میں کمی کر دی۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے۔ جو یہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا ہے۔ باتیں کرنی آسان ہیں۔ مگر کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال نہیں کی۔ ایسے نادہندگان جماعتوں میں موجود ہیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے ان کے لحاظ کے باعث انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو۔ کہ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کی ہے۔ اس بارہ میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ۔ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ تو ان کا معاملہ میرے پیش کرو۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ جو علام الغیوب ہے۔ اس کے سامنے تم جواب دے سکتے ہو۔ کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی۔ تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کو نہیں دے سکتے"۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جو اطلاع یا خبر اشاعت کے لئے بھیجیں۔ اس پر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کے تصدیقی دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔ ورنہ ادارہ اس کی اشاعت سے معذور ہوگا۔

اعلان دارالقضاء

بمطالبہ محمد عبد اللہ صاحب دوکاندار ناصر آباد از پنڈت عبد اللہ صاحب ۳-۱۰-۵۳ بوقت ۹ بجے تاریخ پیشی مقرر کی گئی ہے۔ پنڈت عبد اللہ صاحب کو چونکہ معمولی طریق سے اطلاع ہونی متعذر رہی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ مقررہ پر دارالقضاء ربوہ میں پیروی کے لئے پہنچ جائیں ورنہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

زکوٰۃ ان پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

اعلان نکاح

پسرم عزیزم نثار احمد واقف بنگوی کے نکاح کا اعلان مکرمی چوہدری صدیق احمد صاحب احمدی سکنہ جنڈانوالہ ضلع لائلپور کی دختر عزیزہ بشریٰ خورشید بیگم کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا احباب کرام اس کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

(احقر فضل دین بنگوی پریذیڈنٹ چک ۲۶۵ ر۔ب ضلع لائلپور)

تمام انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت تری نہایت تاکید فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اسکی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے"۔ (مسلم)

نہایت سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اسکی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیمیافتہ لوگ اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن!

روسی بلاک کے ممالک اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو رہے ہیں

اقوام متحدہ ۱۳ر فروری۔ روس کے ماتحت ممالک آہستہ مگر لگاتار اقوام متحدہ کی سرگرمیوں سے علیحدگی اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اب زیکوسلوویکیہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنٹیفک اور ثقافتی ادارے سے علیحدہ ہو رہا ہے۔

پولینڈ اور ہنگری گذشتہ دسمبر میں یونیسکو سے الگ ہو گئے تھے اور اب زیکوسلاویکیہ کی علیحدگی کے بعد اس ادارے میں آہنی پردے کا کوئی ملک باقی نہیں رہا۔ (اسٹار)

برطانوی یونیورسٹیوں کی گرانٹ کم کر دی گئی

لندن ۱۳ر فروری۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے یونیورسٹیوں کی کونسل کو تعلیم بالغان کے لئے ۲۵۰،۰۰۰ پونڈ کی جو سالانہ گرانٹ دی جاتی ہے اس میں ۱۰ فیصد کی کمی کر دی جائے گی۔ یہ کونسل عام طلبہ کی تربیت کا انتظام نہیں کرتی۔ بلکہ یونیورسٹی کے لیکچروں سے آسان اور سادہ اسباق عوام کو دلواتی ہے۔

وزارت تعلیم کا بیان ہے کہ امداد میں یہ کمی کفایت شعاری کی عام مہم کے تحت کی جا رہی ہے (اسٹار)

عربوں کی طرف سے اقتصادی جنگ کی دھمکی

دمشق ۱۳ فروری۔ دمشق کے اخبار "الفیحا" نے مغربی جرمنی کے ایک ممتاز اخبار کے ایک مقالہ کا اقتباس شائع کیا ہے۔ یہ جرمن اخبار رقمطراز ہے اگر مغربی جرمنی کی حکومت نے تاوان ادا کرنے کے متعلق اسرائیل جرمن معاہدے کو ختم نہ کیا تو جرمنی کو ایک ایسی اقتصادی مہم کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جو عربوں اور دنیائے اسلام کی جانب سے جرمنی کے خلاف جاری کی جائے گی۔

اس مہم کے تحت ہم سے ایسی منڈیاں چھن جائیں گی۔ جن کی ہم کو اشد ضرورت ہے۔ اور ۳۵۰،۰۰۰،۰۰۰ مارکس کی تجارت سے ہاتھ دھونے کے علاوہ ہمیں اس سے بھی قیمتی چیز یعنی دنیائے عرب کی دوستی کو خیرباد کہنا پڑے گا (اسٹار)

مقبوضہ کشمیر کے مسلمان افسروں پر کڑی نگرانی

سری نگر ۱۲ فروری۔ کشمیر کے ایک سابق ڈپٹی کمشنر اور ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی متروکہ جائدادوں کے سابق کسٹوڈین چودھری فضل اللہ کو حال ہی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کے محکمہ جاسوسی نے ساری وادی میں مسلم سرکاری افسروں اور ملازمین کی سرگرمیوں پر کڑی نگرانی شروع کر دی ہے۔

ہندوستان کے محکمہ جاسوسی کے افسر اور ملازم بڑی ہی بڑی تعداد میں وادی کشمیر کے تمام شہروں اور دیہات میں متعین ہیں۔ اور مسلمان افسروں پر پاکستان سے ہمدردی کا شبہ کیا جاتا ہے۔ اور ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ پاکستان کے حق میں خفیہ جلسے کرتے ہیں۔

اردن اور اسرائیل کے سرحدی جھگڑوں پر تشویش

لندن ۱۳ر اپریل۔ اردن اور اسرائیل کی سرحدوں پر جو جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ان کے باعث لندن کے مبصرین کو یہ تشویش لاحق ہو گئی ہے کہ کہیں ان کے نتیجہ کے طور پر پھر سے جنگ فلسطین شروع نہ ہو جائے۔

حال ہی میں اسرائیلی فوجوں نے دیگر مقامات کے علاوہ اردن کے موضع فلاما اور انسیطیس پر حملے کئے ہیں۔ جن کے باعث یہاں کافی تشویش محسوس کی جا رہی ہے ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے کہ یہ حملے بہت بدنام ہو چکے ہیں۔ (اسٹار)

لندن سے ٹوکیو تک ۳۳ گھنٹوں میں

لندن ۱۳ر اپریل۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جب بی او اے سی کا نیا کومٹ طیارہ نہایت تیز رفتار سروس لندن اور ٹوکیو کے درمیان جاری کریگا تو مشرق بعید کا یہ سفر ۸۶ گھنٹوں کی بجائے ۳۳ گھنٹے ۱۵ منٹ میں طے کیا جا سکے گا۔ یہ سروس ۳ر اپریل کو شروع ہوگی۔

۱۰،۰۰۰ میل لمبی یہ شاہراہ کراچی دہلی اور کلکتہ سے گذرتی ہے رات کو ٹھہرنے کا وقت نکال کر یہ سفر ۳۶ گھنٹے ۱۵ منٹ میں طے کیا جائے گا۔ (اسٹار)

انفلوئنزا کی روک تھام کیلئے ٹیکے کی ایجاد

اقوام متحدہ ۱۳ فروری۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ ہے کہ ادارے کے سائنسدانوں نے ۴۴ ملکوں کی ۵۵ مستعمل گاہوں میں اپنی اجتماعی تحقیق و تدوین کے ذریعے ایک ایسا ٹیکہ ایجاد کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جس سے انفلوئنزا کے مرض کی روک تھام کی جا سکے گی۔

امید ہے کہ آئندہ ۵ برس تک عالمی ادارہ صحت کے ماہرین یہ اعلان کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ کہ انہوں نے اس مرض پر قابو پا لیا ہے۔ ادارے کے اگزکٹو بورڈ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ انفلوئنزا ان نہایت اہم متعدی امراض میں سے ہے۔ جن پر ابھی تک قابو نہیں پایا جا سکا۔ اور ہر موسم سرما میں قومی اقتصادیات پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ اور مصر نے سوڈان کے سمجھوتہ پر دستخط کر دئیے

دونوں ملکوں کی فوجیں سوڈان کو خالی کر دیں گی

لنڈن ۱۲ر فروری۔ کل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے دارالعوام میں یہ اعلان کیا کہ سوڈان کے مستقبل کے بارے میں برطانیہ اور مصر نے سمجھوتہ پر دستخط کر دئیے ہیں۔ اس سمجھوتہ کے مطابق آئندہ تین سال کے اندر سوڈانی عوام کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار ہوگا کہ وہ مکمل آزادی چاہتے ہیں یا اپنے ہمسایہ مصر سے کوئی آئینی تعلق برقرار رکھنے کے خواہاں ہیں۔

اس سمجھوتہ پر کل صبح مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب اور برطانوی سفیر متعینہ قاہرہ مسٹر رالف سٹیونسن نے دستخط کئے۔ عبوری دور میں اسی لاکھ سوڈانی عوام کو حکومت خود اختیاری حاصل ہوگی۔ لیکن سوڈان کے امور خارجہ اور دفاع کے محکمے برطانوی گورنر جنرل کے ماتحت ہوں گے۔ آج جنرل نجیب نے سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے بعد برطانوی سفیر کو بتایا کہ وہ اب خطۂ سویز سے برطانوی فوجوں کے اخراج کا مسئلہ طے کریں گے۔

سمجھوتہ کے ماتحت مصر کی یہ دونوں شرطیں منظور کر لی گئی ہیں کہ عبوری دور میں گورنر جنرل کو خاص اختیارات نہیں دیئے جائیں گے۔ اور سوڈان کو حق خود ارادیت عطا کرنے سے قبل برطانیہ اور مصر کی فوجیں سوڈان خالی کر دیں گی۔

قاہرہ خرطوم اور لنڈن میں بیک وقت ایک قرطاس ابیض میں سمجھوتہ کی تفصیلات کا اعلان کیا گیا ہے — اس سمجھوتہ کے مطابق سوڈانیوں کو جلد از جلد حکومت خود اختیاری حاصل ہوگی اور تین سال کے اندر اندر اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ یعنی ان تین راستوں میں سے کسی ایک راستہ کا انتخاب کرنے کا حق حاصل ہوگا (۱) مکمل آزادی (۲) مصر سے الحاق (۳) برطانوی دولت مشترکہ کی رکنیت۔

اس سمجھوتہ کے بعد سوڈان کے متعلق مصر اور برطانیہ کی طویل کشمکش ختم ہو گئی ہے اور سویز سے برطانوی فوجوں کے اخراج کا مسئلہ طے کرنے کے لئے بھی فضا ہموار ہو گئی ہے۔

یورپ میں شدید طوفان

لنڈن ۱۳ر فروری۔ شمالی یورپ کے تمام ملکوں سے موسلا دھار بارشوں اور برف باریوں کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ بحیرہ شمالی میں سفر کرنے والے جہازوں کو نئے طوفان کے بارے میں اطلاع دے دی گئی ہے۔

—— (بقیہ صفحہ ۳) ——

کی جو کیفیت تھی وہ اگر کوئی خالی الذہن انسان دیکھ پاتا تو وہ کم از کم اسلام سے تو زندگی بھر کے لئے متنفر ہو جاتا کہ جس مذہب کے مقدس رہنما اتنے بد تہذیب اور فحش گو ہیں نہ جانے اس مذہب کے عام پیروکار کیسے ہوں گے .... ہم ان حضرات سے مؤدبانہ گذارش کریں گے کہ مہربانی کر کے اپنے اس رویے پر نظر ثانی فرمائیں۔ آپ کے اس رویے سے باطل کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔" (روزنامہ تسنیم ۱۰ فروری ۵۳ء)

ہم مضمون نگار کے لفظ لفظ سے متفق ہیں۔ یہ بحث جیسا کہ مبحث سے معلوم ہوتا ہے۔ حنفیوں اور اہلحدیث علماء کے درمیان ہوئی ہے۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ کیا مودودیئے مودودی صاحب کی رہنمائی میں یہی کچھ نہیں کر رہے۔ اور کیا جہاں تک تکفیر و تفسیق اور فرقہ پرستی کا تعلق ہے۔ خود مودودی صاحب بھی اسی زمرہ میں داخل نہیں؟ بلکہ کیا وہ ایسے علماء کے لیڈر نہیں بنے ہوئے۔ جنہوں نے نہایت ہی غیر اسلامی مطالبہ یہ کر رکھا ہے۔ کہ "احمدیوں" کو جنہیں مودودی صاحب خود تنابز بالالقاب کے مرتکب ہو کر "قادیانی" کہنے پر مصر ہیں۔ غیر مسلم قرار دیا جائے۔

غور فرمائیے کیا یہ دونوں فریق ایک مسئلہ پر ایک دوسرے کو کافر و مرتد اور خارج از اسلام قرار نہیں دیتے؟ کیا ان کی وجہ سے مسلمانوں میں تفرقہ نہیں پڑتا؟ کیا یہ دونوں فریق ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں؟ باہم رشتہ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی ایک دوسرے سے متضاد تاویلیں نہیں کرتے؟

ہم مضمون نگار صاحب کے جذبۂ عدل و انصاف سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ حنفیوں اور اہلحدیث علماء کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ مودودیوں کو بھی سمجھائیں۔ اور ان کو بتائیں کہ جس غیر اسلامی سپرٹ کا اظہار یہ حنفی اور اہلحدیث مولوی کر رہے ہیں۔ اسی غیر اسلامی سپرٹ کے زیر اثر انہوں نے بھی ناروا مطالبہ کیا ہوا ہے۔ جس طرح یہ حنفی اور اہل حدیث علماء فساد برپا کرتے ہیں اور فرقہ پرستی کی خلیج وسیع کر رہے ہیں۔ اس طرح مودودیئے بھی کر رہے ہیں۔ کیا ہم توقع کریں۔ کہ مضمون نگار صاحب ہماری معروضات پر غور فرما کر ان پر عمل فرماویں گے۔ اور انہیں بھی اپنے ان الفاظ کا مخاطب بنائیں گے کہ "ہم ان حضرات سے مؤدبانہ گزارش کریں گے۔ کہ مہربانی کر کے اپنے اس رویے پر نظر ثانی ...